ان کی جو آبادی بتائی گئی ہے، یقیناً درست نہیں۔ فہرست کی اغلاط سے قطع نظر اصل بات یہ ہے کہ مسیحی مبشرین کس جذبے کے ساتھ اُن چھوٹے چھوٹے انسانی گروہوں تک اُن کی اپنی زبانوں کے توسط سے اُن تک پہنچنے کے لیے کوشاں ہیں۔]

دیس بہ دیس: مسیحی سرگرمیاں اور مسلم۔ مسیحی روابط

بنگلہ دیش: ''کیتھولک نوجوان غیر کیتھولک افراد سے شادیاں نہ کریں۔'' ایک سیمینار کا حاصل بحث

مسیحی ذرائع کے مطابق تیرہ کروڑ بنگلہ دیشی آبادی میں کیتھولک برادری ۲ءفی صد ہے۔ اس مختصر سے اقلیتی گروہ کو جو مسائل درپیش ہیں، ان میں نوجوانوں کے غیر کیتھولک اور غیر مسیحی گروہوں میں شادی کا مسئلہ بھی ہے۔ چند ماہ بیشتر ''بنگلہ دیش کیتھولک سٹوڈنٹس موومنٹ'' نے ڈھاکہ میں ایک سیمینار کا اہتمام کیا جس میں یونیورسٹی کی سطح کے تیس طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔ سیمینار سے خطاب کرنے والے پادریوں اور شرکاء نے بحیثیت مجموعی یہ عہد کیا کہ غیر کیتھولک لوگوں سے شادی بیاہ کے رشتے بڑھانے کی حوصلہ شکنی کریں گے۔ سیمینار کے شرکاء نے مخلوط شادیوں کے اعداد و شمار جمع کرنے پر بھی زور دیا، تاکہ دیکھا جائے کہ یہ رجحان بڑھ رہا ہے یا اس میں کمی آ رہی ہے۔

فادر تھیوٹونیس ربیرو کے مطابق مخلوط شادیاں کیتھولک ایمان کے راستے کی رکاوٹ ہیں، اور کلچر کے اختلاف کی وجہ سے اچھی خاندانی زندگی کے لیے مخلوط خاندان موزوں نہیں۔ ایک دوسرے مقرر کے بقول ''کلچر انسان کی ابتدائی زندگی میں اپنی جڑیں ایسی مضبوطی سے جما لیتا ہے

کہ اسے نکالا نہیں جا سکتا۔'' مخلوط شادیاں دبے ہوئے یا کھلم کھلا تناؤ کا باعث بنتی ہیں، اس لیے نوجوانوں کو ان سے بچنا چاہیے۔

ڈھاکہ یونیورسٹی کی ایک طالبہ ماریہ کیرولین روزاریو نے کہا کہ کیتھولک نوجوان لڑکے اور لڑکیاں زندگی کا غیر کیتھولک ساتھی اس لیے چن لیتی ہیں کہ خاندان نوجوان نسل کو اس مسئلے پر مناسب تربیت نہیں دیتے۔ والدین اپنی بچیوں کو مسیحی تعلیم سے آگاہ کیے بغیر اُنہیں دوسرے مذاہب کے نوجوانوں سے ملنے جلنے کی اجازت دے دیتے ہیں۔ مس روزاریو کے بقول آج کیتھولک نوجوان بائبل، مسیحی قانون اور دوسری ویٹی کن کونسل کی دستاویزات سے واقف نہیں۔ اس کے لیے بائبل کا مطالعہ بڑھانے کی کوشش ہونا چاہیے۔

فادر رگرواس روزاریو ''کیتھولک شادی بیاہ کے مسائل سے متعلق تحریک'' (Catholic Marriage Encounter Movement) میں مثالی کردار ادا کر رہے ہیں۔ اُنہوں نے شرکاء سے کہا کہ ''طلبہ و طالبات سکول میں دوسرے مذاہب کے طلبہ و طالبات سے دوستی رکھ سکتے ہیں، لیکن جن کی دوستیاں مخلوط شادیوں پر منتج ہوتی ہیں، وہ اپنے مذہبی اور ثقافتی پس منظر سے آگاہ نہیں ہوتے، اور مستقبل کی زندگی کے بارے میں بے خبر ہوتے ہیں۔'' پادری نے مخلوط شادیاں کرنے والوں کو انتباہ کیا کہ وہ ''آخرالامر شدید نقصان اٹھائیں گے۔''

فادر روزاریو نے وضاحت کی کہ کیتھولک لڑکیاں بعض اوقات اپنے ہم مذہب لڑکوں کے غیر ذمہ دارانہ طرزِ عمل سے مجبور ہو کر مخلوط شادیاں کر لیتی ہیں، کیوں کہ کیتھولک نوجوان شادی کی منصوبہ بندی کیے بغیر اُن سے روابط قائم کرتے ہیں۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ نوجوان لڑکے نسبتاً کم عمر اور ناتجربہ کار لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اپنی رائے کی مالک لڑکیوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ اس کے برعکس اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکیاں بھی برابر کی ذمہ دار ہیں کہ وہ اپنے سے کم تعلیم یافتہ سے شادی کرنے کو تیار نہیں ہوتیں۔

ایک طالب علم کے نزدیک مخلوط شادیوں کا سبب سماجی پیشہ ورانہ مرتبہ ہے۔ (ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ کیتھولک خاتون کسی غریب مزدور سے شادی کرنے کے بجائے اپنی مذہبی برادری سے باہر ہم مرتبہ شخص سے شادی کر لیتی ہے۔) اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ مختلف پیشوں کے درمیان سماجی مرتبے کے بجائے ''عظمت محنت'' کا تصور عام کیا جانا چاہیے۔

ایک دوسرے طالب علم نے اس نقطۂ نظر سے اتفاق کیا کہ بنگلہ دیش میں سماجی اور اقتصادی مرتبہ شادی کا فیصلہ کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے، اس لیے مختلف سماجی و اقتصادی مرتبے کے لوگوں کے درمیان روابط بڑھائے جائیں تاکہ مختلف مذاہب کے درمیان مخلوط شادیاں کم ہو جائیں۔

پاکستان: مریا خیل - ایک مسیحی بستی

[وطنِ عزیز میں مسیحی مبشرین نے پنجاب میں جو چند مسیحی دیہات آباد کیے ہیں، ان میں سے ایک ضلع میانوالی کا گاؤں ''مریا خیل'' بھی ہے۔ آج اس گاؤں کی صورتِ حال کیا ہے؟ جناب خالد میر نے پندرہ روزہ ''کاتھولک نقیب'' (لاہور) میں اس کا جائزہ لیا ہے۔ ذیل میں مؤقر معاصر کے شکریے کے ساتھ اس کے چند اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں۔ مدیر]

''ضلع میانوالی (راولپنڈی ڈایوسس) میں حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق چک نمبر ۱۷ ایم - ایل، اور مقدسہ مریم سے مسیحیوں کی عقیدت و محبت کے حوالے سے مریا خیل کا نام پانے والا گاؤں ۱۹۵۰ء میں کیتھولک مشنریوں کی کوششوں سے آباد ہوا۔ --- سیالکوٹ، سرگودھا اور ملتان کے اضلاع سے بے سروسامانی کے عالم میں اکا دکا یا چھوٹے چھوٹے قافلوں کی صورت میں اس